السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک عورت حمل سے تھی، چھٹے مہینے میں اور پھر نویں مہینے می، جنین نے کچھ حرکت کی، پھر کوئی حرکت نہیں کی، اوراس دوران میں شوہر نے اسے طلاق دے دی اوراب تقریبا اس کے دعوائے حمل کو چار سال ہورہے ہیں، توکیا یہ نکاح کرسکتی ہے، اوراس کے نفقہ کا کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

عدت والی عورتیں کئی طرح کی ہوتی ہیں۔ ان میں سے ایک حمل والی بھی ہے اوراس کی عدت شوہر کی موت وغیرہ کی صورت میں بالکل وہی ہے جو طلاق یا فسخ کی صورت میں ہوتی ہے۔ اللہ عزوجل کا فرمان ہے کہ:

وَأُولـٰتُ الأَحمالِ أَجَلُهُنَّ أَن يَضَعنَ حَملَهُنَّ ... ٤ ... سورة الطلاق

''اور حمل والیوں کی مدت عدت یہ ہے کہ ان کا وضع حمل ہو جائے۔''

اور بعض خواتین کا حمل جو اس طرح لمبا ہوجائے، تو ان کی عدت بھی اسی طرح طویل ہوجاتی ہے، کیونکہ وضع حمل نہیں ہوا، خواہ جنین پیٹ میں فوت ہوگیا ہو۔ تو ظاہر یہی ہے کہ اسے حمل یقینا تھا، توجب تک یہ اس کے پیٹ میں رہے یہ عدت میں رہے گی۔ اور جنین اگر پیٹ میں فوت بھی ہوگیا اور طلاق بائنہ تک ہو تو اس کے لیے کوئی نفقہ نہیں ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

احکام و مسائل، خواتین کا انسائیکلوپیڈیا

صفحہ نمبر 569

محدث فتویٰ